تحقیق و تنقید

سیاہ خضاب کی شرعی حیثیت

حافظ ندیم ظہیر

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الأمین ، أما بعد:

اسلاف کے متفقہ فہم سے کسی کو انکار نہیں کیونکہ قرآن و حدیث کا وہی مفہوم معتبر ہے جو سلف صالحین یعنی صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ دین سے لیا جائے، لیکن ان کے فہم میں اگر اختلاف ہو جائے تو پھر درج ذیل باتیں ملحوظ رہنی چاہئیں:

① اختلاف کی صورت میں انھیں اسلاف کے موقف کو ترجیح ہوگی جن کے اقوال و افعال کتاب و سنت کی تفسیر و تشریح میں یا ان کے قریب تر ہوں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٥٩﴾﴾

''پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔'' (٤/ النسآء : ٥٩)

② واضح اور صریح دلائل کے خلاف اگر سلف صالحین میں سے کسی کا قول یا فعل ہوگا تو اسے ان کی لاعلمی پر محمول کیا جائے گا کیونکہ یہ لازم نہیں کہ ہر ایک کو ہر بات کا علم ہو۔ دیکھئے التمہید لابن عبد البر (١/ ١٥٩،) وغیرہ۔

حافظ ابوبکر الحازمی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۴ھ) مرد کے لیے سونے کی حرمت ثابت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: رہا براء بن عازب (رضی اللہ عنہ) کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) کے بعد (سونے کی) انگوٹھی استعمال کرنا اور اسے پہننا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھیں اس کی ممانعت کے بارے میں علم نہیں ہو سکا اور یہی عذر طلحہ، سعد اور صہیب (رضی اللہ عنہم) کی

طرف سے ہے جوانھوں نے سونے کی انگوٹھیاں پہنیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔
(الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ فی الحدیث ۲/ ۸۰۵)

تنبیہ:...... ہمارے نزدیک سیّدنا براء رضی اللہ عنہ کا انگوٹھی پہننا، محمد بن مالک الجوزجانی ضعیف کی وجہ سے غیر ثابت ہے۔ (مسند احمد ٤/ ۲۹٤)

③ ایک دو کے مقابلے میں جمہور کے فہم کو ترجیح ہوگی۔

④ اگر کسی مسئلے میں اسلاف کے دوطرح کے اقوال ہوں تو اپنے مقصود کو فہم سلف قرار دینا اور دوسرے کو یکسر نظر انداز کرنا یا اس کی تحقیر کرنا غیر مناسب ہے، بلکہ دونوں میں سے جو کتاب وسنت کے زیادہ قریب ہو اسی کو راجح قرار دینا چاہیے۔

⑤ کتاب وسنت کے صریح دلائل کے مقابلے میں سلف صالحین کے شاذ اقوال غیر مقبول ہیں، مثلاً: رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ نہ رکھنا وغیرہ۔

حافظ عثمان بن سعید الدارمی رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۰ھ) نے فرمایا:

"إِنَّ الَّـذِي يُرِيْدُ الشُّذُوذَ عَنِ الْحَقِّ يَتَّبِعُ الشَّاذَ مِنْ قَوْلِ الْعُلَمَاءِ وَيَتَعَلَّقُ بِزَلَّاتِهِمْ ، وَالَّذِي يَؤُمُّ الْحَقَّ فِي نَفْسِهِ يَتَّبِعُ الْمَشْهُوْرَ مِنْ قَوْلِ جَمَاعَتِهِمْ وَيَنْقَلِبُ مَعَ جُمْهُوْرِهِمْ ، فَهُمَا آيَتَانِ بَيِّنَتَانِ يُسْتَدَلُّ بِهِمَا عَلَى اتِّبَاعِ الرَّجُلِ وَعَلَى ابْتِدَاعِهِ"

''بلاشبہ جو شخص حق سے روگردانی کرنا چاہتا ہے وہ علماء کے اقوال میں سے شاذ قول کی پیروی کرتا ہے اور ان کی غلطی کو حجت بنالیتا ہے اور جو شخص حق کا طالب ہوتا ہے وہ علماء کے مشہور (ومقبول) قول کی پیروی کرتا ہے اور جمہور علماء کا ساتھ دیتا ہے۔ یہ دو نشانیاں بڑی واضح ہیں ان کے ذریعے سے متبع اور مبتدع شخص کو (بآسانی) پہچانا جاسکتا ہے۔''

(الرد علی الجهمية / عقائد السلف ص ۲۳۷)

قارئین کرام! اس تمہید کو ذہن نشین کرنے کے بعد سیاہ خضاب کی ممانعت کے

دلائل، ان پر اعتراضات اور ان کے جوابات ملاحظہ کریں۔

سیاہ خضاب کی ممانعت کے دلائل

دلیل (۱): ......سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن سیّدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، ان کے سر اور داڑھی کے بال سفیدی ثغامہ کی طرح تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (سفیدی) کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔'' (صحیح مسلم : ۷۸/ ۲۱۰۲)

١ اس حدیث پر علامہ نووی رحمہ اللہ نے بایں الفاظ باب قائم کیا ہے: ''بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ وَحُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ'' سفید بالوں کو سرخ و زرد رنگ سے رنگنا مستحب ہے اور سیاہ رنگ سے رنگنا ممنوع ہے۔

٢ امام نسائی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یوں باب قائم کیا: ''النَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ'' سیاہ خضاب کی ممانعت کا بیان۔

(سنن النسائی قبل حدیث: ۵۰۷۹)

٣ امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے ان الفاظ کے ساتھ باب قائم کیا: ''......وَحَظْرِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ'' یعنی سیاہ خضاب سے ممانعت کا بیان۔

(مستخرج أبی عوانہ ٤/ ٣٠٩)

٤ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِضَابِ الْمَرْءِ السَّوَادَ'' آدمی کو سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت۔

(صحیح ابن حبان ١٢/ ٢٨٥، الرسالة)

٥ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے بھی اس سے ''كَرَاهَةُ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ'' مراد لیا ہے، یعنی سیاہ خضاب کی کراہت کا بیان۔

(الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع ١/ ٣٨٠)

درج بالا محدثین نے اس حدیث سے سیاہ خضاب کی ممانعت پر استدلال کیا ہے،

اب اگر کوئی اس کے باوجود بھی اسے استحباب پر محمول سمجھے تو یہ فہم سلف سے اعراض نہیں تو کیا ہے؟

اعتراض: ...... ''اس حدیث میں دو باتوں کا حکم موجود ہے، ایک بالوں کو رنگنے کا اور دوسرے سیاہ خضاب سے بچنے کا۔ جس طرح بہت سے اسلاف بالوں کو نہیں رنگتے تھے اور ان کے فہم و عمل کی بنا پر بالوں کو رنگنا فرض نہیں، اسی طرح بہت سے اسلاف سیاہ خضاب لگاتے تھے اور اس کی اجازت بھی دیتے تھے، لہٰذا سلف کے فہم و عمل کی بنا پر سیاہ خضاب بھی حرام نہیں۔''

ازالہ: ...... یہ کہنا درست نہیں کہ محض اسلاف کے فہم و عمل کی بنا پر بالوں کو رنگنا فرض نہیں کیونکہ اس بارے میں علیحدہ سے مرفوع احادیث بھی موجود ہیں جن سے استدلال کی بنیاد پر بعض سلف صالحین نے بالوں کو رنگنا ترک کیا، جیسا کہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس کاموں کو ناپسند کرتے تھے...... ان میں سے ایک "تَغیِیر الشَّیْبِ" بھی ہے، یعنی سفید بالوں کو رنگنا۔ دیکھئے سنن ابی داود: ۴۲۲۲، سنن النسائی: ۵۰۹۱ وسندہ حسن۔

اسی طرح امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تین مرفوع احادیث سے استدلال کرتے ہوئے درج ذیل باب قائم کرتے ہیں: "بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ" خضاب ترک کرنے کا بیان۔ (سنن ابن ماجہ قبل حدیث: ۳۶۲۸)

جس سے واضح ہوجاتا ہے کہ بال نہ رنگنے کے علیحدہ سے دلائل موجود ہیں، جبکہ سیاہ خضاب لگانے کے بارے میں ایک بھی مرفوع حدیث نہیں، لہٰذا خلط مبحث کے ذریعے سے دو کو ایک حکم میں بدلنا مذموم عمل ہے۔ نیز "وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ" سے سلف صالحین نے سیاہ خضاب کی ممانعت ہی مراد لی ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

تنبیہ: ...... بعض الناس نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے کہ ''اسلافِ امت اور محدثین کرام میں سے کوئی بھی سیاہ خضاب کی ممانعت و حرمت کا قائل نہیں۔'' اس دعویٰ کی

حقیقت عیاں ہو چکی ہے، نیز آنے والے صفحات کا مطالعہ کیجیے۔

دلیل (۲): ......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ))

''آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب سے اپنے بال رنگیں گے، جیسے کبوتروں کے سینے ہوتے ہیں۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔''

(سنن أبی داود: ٤٢١٢، سنن النسائی: ٥٠٧٨ وسنده صحیح)

اعتراض: ......''بعض لوگ اس حدیث پاک سے سیاہ خضاب کی ممانعت و حرمت پر دلیل لیتے ہیں، لیکن ان کا یہ استدلال کمزور ہے.......... اہل علم نے اس حدیث کا یہ معنی ومفہوم بیان نہیں کیا۔''

ازالہ: ......مطلق طور پر یہ کہنا کہ اہل علم نے اس حدیث سے سیاہ خضاب کی ممانعت مراد نہیں لی بالکل مردود ہے کیونکہ اہل علم کی ایک جماعت اسے سیاہ خضاب پر ممانعت کی دلیل سمجھتی ہے۔

① امام ابن سعد رحمہ اللہ نے اس حدیث پر ان الفاظ کے ساتھ باب قائم کیا: "ذِكْرُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَصْحَابُهُ فِي تَغْيِيرِ الشَّيْبِ وَكَرَاهَةِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ" (الطبقات لابن سعد ١ / ٣٧٨) یعنی ابن سعد رحمہ اللہ اسے ممانعت کی دلیل سمجھتے ہیں۔

② امام نسائی رحمہ اللہ نے بایں الفاظ باب باندھا: "النَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ" سیاہ خضاب کرنے کی ممانعت۔

(سنن النسائی قبل حدیث: ٥٠٧٨)

﴿۳﴾ جلیل القدر تابعی امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے فرمایا: ”یَکُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَنِ قَوْمٌ یَصْبُغُوْنَ بِالسَّوَادِ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ إِلَیْھِمْ أَوْ قَالَ: لَا خَلَاقَ لَھُمْ“ آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب لگائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نہیں دیکھے گا یا فرمایا: ان کے لیے (آخرت میں کوئی) حصہ نہیں ہے۔

(جامع معمر بن راشد ۱۱/ ۱۵۵ وسندہ صحیح)

﴿۴﴾ امام ابن ابی خیثمہ رحمہ اللہ یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”أَنَّہُ کَرِہَ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ“ یعنی وہ (ابن ابی رواد) سیاہ خضاب کو ناپسند کرتے تھے۔ (التاریخ الکبیر لابن أبی خیثمۃ ۱/ ۲۶۳)

﴿۵﴾ امام منذری رحمہ اللہ نے بایں الفاظ باب قائم کیا ہے: ”اَلتَّرْھِیْبُ مَنْ خَضَبَ اللِّحْیَۃَ بِالسَّوَادِ“ جس شخص نے داڑھی کو سیاہ خضاب کیا اس کے لیے وعید۔

(الترغیب والترھیب ۳/ ۸۶)

﴿۶﴾ علاوہ ازیں جمہور محدثین کا اس حدیث کو ”باب فی الخضاب“ وغیرہ کے تحت بیان کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کے نزدیک اس حدیث سے مقصود سیاہ خضاب کی ممانعت ہی ہے نہ کہ کسی قوم کی علامت بتانا۔ جیسا کہ امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس حدیث پر: ”مَا جَاءَ فِي خِضَابِ السَّوَادِ“ کے الفاظ کے ساتھ باب قائم کیا ہے۔ (سنن أبی داود قبل حدیث : ٤٢١٢)

تنبیہ: ......جن بعض علماء ومحدثین نے اس حدیث کو کتاب الفتن (السنن الواردۃ فی الفتن لأبی عمرو الدانی: ۳۱۹) یا اشراط الساعۃ میں نقل کیا ہے، اس سے محض یہ مراد ہے کہ جوں جوں قیامت قریب آئے گی یہ معصیت عام اور زیادہ ہوتی چلی جائے گی، جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ یہ علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی (کھلم کھلا) شراب پی جائے گی اور زنا پھیل جائے گا۔“ (صحیح البخاری : ۸۰، صحیح مسلم : ٦٧٨٥)

معلوم شد کہ شراب پینے اور زنا کا ارتکاب ہر دور میں ہوتا آیا ہے۔

⑥ حافظ محمد بن علی بن الحسن، الحکیم الترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۰ھ) نے اس حدیث کو اپنی کتاب "المنہیات" یعنی ممنوعاتِ شرعیہ میں بیان کیا ہے۔ (ص ۱۹۹)

اعتراض: ...... ''مشہور محدث، امام ابوبکر ابن ابی عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں سیاہ خضاب کی کراہت پر کوئی دلیل نہیں۔ اس میں تو ایک قوم کے بارے میں خبر دی گئی ہے، جن کی نشانی یہ ہوگی۔ (فتح الباری ۱۰/ ۳۵٤)'

ازالہ: ...... واضح نصوص اور سلف کے مفہوم کے بعد ہم یہ عرض کرنے کی جسارت کر رہے ہیں کہ ہمارے جیسے ادنیٰ طالب علموں کے لیے یہ تاویل کچھ ادھوری سی ہے! وہ اس طرح کہ قوم کی نشانی تو موجود ہے لیکن اس معصیت و نافرمانی کا ذکر نہیں جس وجہ سے وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہوں گے......؟؟

علماء وطلباء پر قرآن و حدیث کا اسلوب واضح ہے کہ عموماً جب کسی قوم کو جنت کی نوید یا عذاب کی وعید سنائی جاتی ہے تو ساتھ ان افعالِ محمودہ یا مذمومہ کا ذکر بھی ہوتا ہے جس وجہ سے وہ ان کے مستحق ہوئے، تاکہ دیگر لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں، مثلاً خارجیوں کی علامات کے ساتھ ساتھ ان کے قبیح اعمال کا تذکرہ بھی کتبِ احادیث میں موجود ہے، چنانچہ سابقہ صفحات پر مذکور دلائل سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اس حدیث میں جس قوم کا ذکر ہے وہ کسی اور گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ سیاہ خضاب کی وجہ سے ہی جنت کی خوشبو سے محروم رہے گی۔ **والعیاذ باللہ**

اعتراض: ...... ''مذکورہ حدیث میں موجود وعید سیاہ خضاب کی وجہ سے نہیں، ورنہ ''آخری زمانے'' کی قید کا کیا معنی؟ سیاہ خضاب کا استعمال کرنے والے تو صحابہ کرام سے لے کر ہر دور میں موجود رہے ہیں۔''

ازالہ: ...... یہ اعتراض طفل تسلی سے بڑھ کر اور کچھ نہیں۔ ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ آخری زمانے میں چونکہ اس فعل کی بہتات ہوگی، اس لیے اس کی نسبت آخری

زمانے یا قربِ قیامت سے کی گئی ہے۔ اس کا یہ معنی قطعاً نہیں کہ پہلے ادوار میں اس فعل کا وجود سرے سے تھا ہی نہیں۔

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری زمانے میں (ایسے) دجال کذاب ہوں گے جو تمھارے پاس وہ احادیث لائیں گے جو تم نے (پہلے) سنی ہوں گی نہ تمھارے آباء نے، لہٰذا تم ان سے دور رہنا کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں اور تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔'' (صحیح مسلم : ۷)

معترض کا اس حدیث کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا یہ صرف آخری زمانے کے ساتھ خاص ہے؟ ہرگز نہیں، عہد نبوت کے بعد سے لے کر اب تک ہر دور میں ایسے کذاب آتے رہے جو روایتوں کو گھڑ کر لوگوں میں عام کرتے رہے ہیں اور یہ ایسی حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں، پھر سیاہ خضاب سے متعلق ''یَکُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ'' کی بنا پر آخری زمانے کے ساتھ خاص ہو اور صحیح مسلم کی حدیث ''یَکُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ'' کے باوجود عام کیوں؟ جب ان الفاظ کے باوجود یہ ہر دور کو محیط ہے تو سیاہ خضاب سے متعلق حدیث کو مقید کیوں کیا جا رہا ہے؟

سلف صالحین اور سیاہ خضاب

❶ ......جلیل القدر تابعی امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے۔ (السنن الکبری للبیہقی ۱/ ۵۹ وسندہ حسن، خالد بن ابی ایوب حسن الحدیث ہیں، انھیں ابن حبان نے ثقہ کہا اور ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔)

انھوں نے عہدِ صحابہ میں جو مشاہدہ کیا اس کی روشنی میں فرماتے ہیں: ''هُوَ مِمَّا أَحْدَثَ النَّاسُ، قَدْ رَأَيْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْهُمْ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ مَا كَانُوْا يَخْضِبُوْنَ إِلَّا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَهٰذِهِ الصُّفْرَةِ'' لوگوں نے یہ نیا طریقہ اختیار کرلیا ہے، میں نے رسول

اللہ ﷺ کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی ایک جماعت دیکھی ہے ان میں سے کوئی بھی سیاہ خضاب نہیں لگاتا تھا۔ وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تو صرف مہندی اور کتم (کو باہم ملا کر) اور اس زرد رنگ سے خضاب لگاتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبة ۸/ ۴۳۸ ح ۲۵۵۱۶ وسندہ صحیح)

اعتراض: ...... ''امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے اپنے علم کے مطابق یہ بیان دیا ہے، جبکہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سیاہ خضاب کا استعمال ثابت ہے۔ امام عطاء رحمہ اللہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نہیں دیکھا ہوگا جو سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے۔''

ازالہ: ...... بالکل امام عطاء رحمہ اللہ نے اپنے علم اور مشاہدے کے مطابق ہی بیان دیا ہے جس سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سیاہ خضاب کا رجحان نہیں تھا۔ حیرت ہے! تقریباً دوسو کے مقابلے میں تین کو جماعت قرار دے کر جلیل القدر تابعی کی گواہی کو کنارے لگایا جارہا ہے۔ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں جن بعض صحابہ نے سیاہ خضاب استعمال کیا ہے ہم اسے لاعلمی پر محمول کریں گے کہ ممکن ہے ان تک اس کی ممانعت والی حدیث پہنچی ہی نہ ہو۔ واللہ اعلم

۲ ...... جلیل القدر تابعی امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: ''یَکْسُو اللّٰہُ الْعَبْدَ فِی وَجْھِہِ النُّوْرَ ثُمَّ یُطْفِئُہُ بِالسَّوَادِ'' اللہ تعالیٰ بندے کے چہرے کو پُرنور کرتا ہے تو بندے سیاہ خضاب کے ذریعے سے اس نور کو بجھا دیتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة ۸/ ۴۳۹، ح ۲۵۵۲۲ وسندہ صحیح)

اعتراض: ...... ''خضاب بالوں کو لگایا جاتا ہے، چہرے کو نہیں۔ مہندی اور کتم ملا کر خضاب لگایا جائے تو زرد سا رنگ نکلتا ہے اور یہ سنت سے بھی ثابت ہے۔ کیا کہا جاسکتا ہے کہ بندے نے نورانی چہرے کو زرد کرلیا؟ ...... لہٰذا یہ قول ناقابل التفات ہے۔''

ازالہ: ...... یہ اعتراض کسی اہل علم کو زیب نہیں دیتا کیونکہ قرآن وحدیث میں چہرے کو نمایاں حیثیت حاصل ہے اور جب نیکی بتانا مقصود ہو تو روشن چہرے سے تشبیہ

دی جاتی ہے اور اگر برائی سے متعلق بتانا مقصود ہو تو سیاہ چہرے یا بے نور چہرے کی مثال دی جاتی ہے، چونکہ امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے نزدیک سیاہ خضاب سے بچنا نیکی اور اسے استعمال کرنا گناہ ہے، لہٰذا انھوں نے قرآن و حدیث والا ہی اسلوب اختیار کیا ہے۔ قرآن مجید سے اس کی چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٦﴾ ﴾

”جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے اچھا بدلہ اور کچھ زیادہ ہے اور ان کے چہروں کو نہ کوئی سیاہی ڈھانپے گی اور نہ کوئی ذلت، یہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔“

﴿ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾ ﴾

”اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں، کسی بھی برائی کا بدلہ اس جیسا ہوگا اور انھیں بڑی ذلت ڈھانپے گی، انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں پر رات کے بہت سے ٹکڑے اوڑھا دیے گئے ہیں، جبکہ وہ اندھیری (رات) ہے۔ یہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔“ (١٠/ یونس: ٢٦، ٢٧)

اسی طرح اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ هُمْ

فِيهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

''جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے، کیا تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا؟ لہٰذا (اب) عذاب چکھو، اس بنا پر کہ تم کفر کیا کرتے تھے اور رہے وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے، پس وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔'' (۳/ ال عمران : ۱۰۶، ۱۰۷)

نیز فرمایا:

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾﴾

''اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھنے والے اور کئی چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے، وہ یقین کریں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑنے والی (سختی) کی جائے گی۔''

(۷۵/ القیٰمۃ : ۲۲۔۲۵)

ان آیات میں غور وفکر کرنے سے امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے قول کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

باقی رہا معترض کا یہ کہنا کہ ''مہندی اور کتم ملا کر خضاب لگایا جائے تو زرد سا رنگ نکلتا ہے اور یہ سنت سے بھی ثابت ہے۔ کیا کہا جا سکتا ہے کہ بندے نے نورانی چہرے کو زرد کر لیا؟''

تو عرض ہے کہ قطعاً نہیں، کیونکہ معترض کو بھی تسلیم ہے کہ ''یہ سنت سے بھی ثابت ہے'' اور سنت کی پیروی تو روزِ قیامت چہرے روشن ہونے کا ذریعہ ہے نہ کہ زرد......

البتہ سیاہ خضاب سنت سے ثابت نہیں، لہٰذا امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا قول قابلِ التفات ہی ہے۔ تدبر جداً

۳......جلیل القدر تابعی امام مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے فرمایا: "یَکُونُ فِي آخِرِ الزَّمَنِ قَوْمٌ یَصْبُغُوْنَ بِالسَّوَادِ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَیْهِمْ أَوْ قَالَ: لَا خَلَاقَ لَهُمْ" آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب لگائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نہیں دیکھے گا، یا فرمایا: ان کے لیے (آخرت میں کوئی) حصہ نہیں ہے۔

(جامع معمر بن راشد ۱۱/ ۱۵۵ وسندہ صحیح)

۴......جلیل القدر تابعی امام مکحول رحمہ اللہ نے سیاہ خضاب کو مکروہ کہا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ۸/ ۴۳۸ ح ۲۵۵۱۹ وسندہ صحیح)

۵......امام ابوقلابہ رحمہ اللہ کا سیاہ خضاب سے رجوع: بعض الناس نے امام ابوقلابہ رحمہ اللہ کو ان تابعین میں شمار کیا ہے جو سیاہ خضاب لگاتے تھے، حالانکہ امام موصوف رحمہ اللہ کا سیاہ خضاب ترک کر دینا ثابت ہے۔

امام خالد بن مہران الحذاء نے فرمایا: "کَانَ أَبُو قِلَابَةَ یَخْضِبُ بِالْوَسْمَةِ ثُمَّ تَرَکَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ" ابوقلابہ (رحمہ اللہ پہلے) سیاہ خضاب لگاتے تھے، پھر انھوں نے اسے استعمال کرنا چھوڑ دیا۔

(تہذیب الآثار، الجزء المفقود ص ۴۷۹ وسندہ صحیح)

جلیل القدر تابعی رحمہ اللہ کا رجوع اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک سیاہ خضاب مسنون یا مستحب نہیں اور ممکن ہے کہ انھوں نے ممانعت والی حدیث پہنچنے کے بعد ہی اسے ترک کیا ہو۔ واللہ اعلم

۶......امام عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: "الصُّفْرَةُ خِضَابُ الْإِیْمَانِ وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْإِسْلَامِ وَالسَّوَادُ خِضَابُ الشَّیْطَانِ" زرد رنگ ایمان کا خضاب، سرخ رنگ اسلام کا خضاب اور سیاہ خضاب شیطان کا ہے۔

(تاریخ ابن ابی خیثمۃ ۱/ ۲۶۲ وسندہ صحیح)

اعتراض:......"یہ شاذ قول ہے جس میں عبدالعزیز کا کوئی سلف نہیں۔"

ازالہ: ...... یہ شاذ نہیں بلکہ واضح نصوص اور اسلاف کے مفہوم کی ترجمانی ہے کیونکہ ایمان و اسلام کی تعلیم صرف زرد و سرخ خضاب ہے اور سیاہ خضاب سے بچنے کا حکم ہے، چونکہ سیاہ خضاب استعمال کرنا معصیت و نافرمانی ہے اس لیے اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے۔

۷...... ایوب بن النجار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن اَبی کثیر (رحمہ اللہ) کو دیکھا انھوں نے اپنی داڑھی کو پکڑ کر فرمایا: "مَا أُحِبُّ أَنِّي سَوَّدْتُهَا وَأَنَّ لِي بِكُلِّ شَعْرَةٍ دِيْنَارًا" مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اسے سیاہ خضاب لگاؤں، اگرچہ مجھے ہر بال کے بدلے میں ایک دینار ملے۔ ایوب فرماتے ہیں: آپ کی داڑھی سرخ تھی۔

(تهذيب الآثار، الجزء المفقود ص ٤٨٢ ، وسنده صحيح)

۸...... محمد بن احمد بن ابی موسیٰ الشریف البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) کے نزدیک بالوں کو سیاہ کرنا مکروہ ہے۔ (الإرشاد إلى سبيل الرشاد ص ٥٣٤)

سلف کے اقوال و افعال سے متعلق بعض غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ

غلط فہمی: ...... "درج ذیل تابعین کرام بھی سیاہ خضاب لگاتے تھے: ......

ابوبکر، محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب، زہری، مدنی (م: ۱۲۵ھ)

(جامع معمر بن راشد: ١١/ ١٥٥ وسنده صحيح)"

ازالہ: ...... اس روایت کی سند صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے کیونکہ عبدالرزاق اسے معمر سے بیان کر رہے ہیں اور عبدالرزاق مدلس ہیں، جبکہ انھوں نے سماع کی صراحت بھی نہیں کی، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے، اسے "وسنده صحيح" کہنا اور اپنے موقف میں پیش کرنا درست نہیں۔

غلط فہمی: ...... "ابوعبداللہ، بکر بن عبداللہ، مزنی بصری (م: ۱۰۶ھ)

الطبقات الكبرىٰ لابن سعد ٧/ ١٥٨ وسنده صحيح"

ازالہ: ...... امام ابوبکر محمد بن واسع (ثقہ، عابد، کثیر المناقب) نے فرمایا: "رَأَيْتُ

بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ" میں نے بکر بن عبداللہ المزنی کو دیکھا، انھوں نے اپنی داڑھی کو زرد خضاب کیا ہوا تھا۔

(تهذيب الآثار، الجزء المفقود ص ٤٧٤، ٤٧٥ وسنده صحيح)

اس اثر کے بعد دو باتیں واضح ہیں:

- امام بکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ نے سیاہ خضاب سے رجوع کر لیا تھا۔
- سیاہ خضاب کے راوی زیاد بن اَبی مسلم مختلف فیہ بھی ہیں اور اپنے سے اوثق ابوبکر محمد بن واسع کی مخالفت بھی کر رہے ہیں، لہٰذا سیاہ خضاب والی روایت شاذ ہونے کی وجہ سے غیر مقبول ہے۔

غلط فہمی: ...... ''قاضی، محارب بن دثار، سدوسی کوفی (م: ۱۱۶ھ) (مسند علی بن الجعد: ۷۲۵ وسنده حسن)''

ازالہ: ...... قاضی محارب بن دثار رحمہ اللہ بھی سیاہ خضاب لگانے سے رجوع کر چکے ہیں جس کی دو دلیلیں پیش خدمت ہیں:

۱) مسند علی بن الجعد (۷۲۶ وسنده حسن) میں مذکورہ حوالے سے متصل بعد حسان بن ابراہیم ہی نے فرمایا: میں نے (محارب بن دثار رحمہ اللہ) کی مانگ والی جگہ میں مہندی لگی دیکھی ہے۔

۲) امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے محارب بن دثار کو عمر رسیدہ حالت میں کوفہ کی مسجد کے ایک کونے میں لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے دیکھا، آپ کی گھنی، لمبی (اور سفید) داڑھی تھی، آپ خضاب نہیں لگاتے تھے۔

(أخبار القضاة لأبي محمد بن خلف ص ٥٠٧ وسنده صحيح)

تنبیہ: ...... سفید داڑھی کے الفاظ ابن عیینہ کی دوسری روایت سے لیے ہیں۔ دیکھئے حوالہ مذکورہ۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ قاضی محارب بن دثار رحمہ اللہ نے سیاہ خضاب سے

رجوع کرلیا تھا۔

غلط فہمی: ...... ''ابوخطاب، امام قتادہ بن دعامہ بن قتادہ، سدوسی بصری (م: بعد ۱۱۰ھ) نے فرمایا: ''عورتوں کے لیے بالوں کو سیاہ خضاب دینے میں رخصت ہے۔'' (جامع معمر بن راشد: ۲۰۱۸۲ وسندہ صحیح)''

ازالہ: ...... رخصت اسی وقت رخصت ہوتی ہے جب عزیمت کا حکم باقی ہو ورنہ وہ رخصت نہیں بلکہ اصل حکم کی ناسخ ہوتی ہے، لہٰذا قائلین سیاہ خضاب کو یہ چنداں مفید نہیں کیونکہ امام قتادہ رحمہ اللہ سیاہ خضاب کی ممانعت تسلیم کرکے عورتوں کو رخصت دے رہے ہیں اور یہ رخصت بھی محل نظر ہے کیونکہ سیاہ خضاب مرد و زن دونوں کے لیے یکساں ممنوع ہے جب تک عورتوں کے لیے علیحدہ سے کوئی خاص حکم نہ ہو۔

بعض علماء نے ریشم اور سونے پر قیاس کرتے ہوئے سیاہ خضاب عورتوں کے لیے جائز قرار دیا ہے لیکن یہ اجتہادی سہو ہے اور نصوص و دلائل کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے غیر مقبول ہے، نیز امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کی رخصت کا بھی یہی جواب ہے۔ مزید دیکھئے آنے والے صفحات۔

غلط فہمی: ...... ''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف قرشی (م: ۹۴/۱۰۴ھ)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۵/ ۱۱۹ وسندہ صحیح)''

ازالہ: ...... دو علیحدہ علیحدہ گواہیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ بھی سیاہ خضاب سے رجوع کرچکے تھے۔

① محمد بن ہلال کا بیان ہے: انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو دیکھا کہ وہ مہندی لگاتے تھے۔

② محمد بن عمرو بن علقمہ وقاص اللیثی کا بیان ہے کہ ابوسلمہ (رحمہ اللہ) مہندی اور کتم (ملاکراس) سے خضاب لگاتے تھے۔

(الطبقات لابن سعد ۷/ ۱۵۵ وسندہ حسن)

ائمہ دین اور سیاہ خضاب

1 امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: "وَغَيْرُ ذَلِكَ مِنَ الصَّبْغِ أَحَبُّ إِلَيَّ." مجھے اس (سیاہ خضاب) کی بجائے دوسرے (مسنون) رنگ پسند ہیں۔

(موطأ امام مالك ٢/ ٩٤٩)

2 امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سیاہ خضاب کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! مکروہ ہے۔ (الوقوف والترجل من مسائل الإمام احمد ص ١٣٨ وسنده حسن، احمد بن محمد بن ابراهيم بن حازم صدوق كما قال الخطيب)

عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے والد محترم نے اپنے سر اور داڑھی پر مہندی لگا رکھی تھی۔ (حلية الأولياء ٩/ ١٦٢ وسنده صحيح)

3 امام احمد بن سنان الواسطی رحمہ اللہ نے فرمایا: "رَأَيْتُ الشَّافِعِيَّ أَحْمَرَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ" میں نے امام شافعی (رحمہ اللہ) کو سرخ داڑھی اور بالوں میں دیکھا۔ امام ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا: "يَعْنِي أَنَّهُ اسْتَعْمَلَ الْخِضَابَ اتِّبَاعًا لِلسُّنَّةِ" یعنی بلاشبہ انھوں نے سنت کی اتباع میں (سرخ) خضاب استعمال کیا ہے۔ (آداب الشافعي للرازي ص ٥٩ وسنده صحيح)

نبی کریم ﷺ کا انتخاب

قارئین کرام! ہم سابقہ سطور میں یہ واضح کر چکے ہیں کہ سیاہ خضاب کا استعمال جائز نہیں اور اس سے اجتناب ضروری ہے۔ اب ہم آپ کو اختصار کے ساتھ اس خضاب سے متعلق آگاہی دیں گے جسے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے لیے پسند فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے اختیار کیا۔ اللہ رب العزت ہر مسلمان کو اتباع رسول ﷺ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ))

''بہترین چیز جس سے تم سفید بالوں کا رنگ بدلو، مہندی اور کتم کا آمیزہ ہے۔'' (سنن أبی داود: ٤٢٠٥، سنن الترمذی: ١٧٥٣، سنن النسائی: ٥٠٨١ وسندہ صحیح)

نبی کریم ﷺ کا عمل:

عثمان بن عبداللہ بن موہب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں نبی ﷺ کے چند بال نکال کر دکھائے جن پر خضاب لگا ہوا تھا۔

(صحیح البخاری: ٥٨٩٧)

ابن موہب رحمہ اللہ ہی سے مروی ہے کہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں نبی ﷺ کا بال دکھایا جو سرخ تھا۔ (صحیح البخاری: ٥٨٩٨)

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل:

عقبہ بن وساج رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ساتھیوں میں سے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ تھے اور وہ مہندی اور کتم (ملا کر) خضاب لگاتے تھے، یہ بار بار کرتے حتیٰ کہ اس کا رنگ خوب گہرا ہوجاتا۔ عقبہ نے کہا: پھر میں دوسرے دن انس (رضی اللہ عنہ) سے ملا اور ان سے پوچھا: کیا آپ نے کہا تھا: ''حتیٰ کہ وہ سیاہ ہوجاتے؟'' تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سیاہ کا ذکر نہیں کیا۔

(تہذیب الآثار، الجزء المفقود ص ٤٦٣ وسندہ صحیح)

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا عمل:

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''وَقَدْ خَضَبَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ

وَالْکَتَمِ" ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) مہندی اور کتم (ملا کر) خضاب لگاتے تھے۔

(صحیح مسلم: ۲۳٤١)

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل:

اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: "رَأَیْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ" میں نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا، آپ بالوں کو مہندی سے خضاب کرتے تھے۔

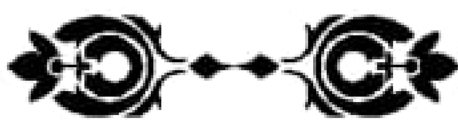
(اتحاف الخیرۃ المھرۃ ٤/ ٥٤٣ وسندہ صحیح)

طوالت کے خوف سے انھیں آثار پر اکتفا کیا جاتا ہے کیونکہ جو نکتہ ہم قارئین کو سمجھانا چاہتے ہیں وہ اس سے واضح ہوجاتا ہے۔ والحمد للّٰہ

آخری گزارش:

قارئین کرام! ہم پورے شرح صدر سے لکھ رہے ہیں کہ احادیثِ صحیحہ اور فہم سلف صالحین سے سیاہ خضاب کی ممانعت ہی ثابت ہورہی ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔ یاد رہے جو لوگ خود ایسی کشمکش کا شکار ہوں کہ سیاہ خضاب کی ممانعت کبھی ان کے نزدیک استحباب پر محمول ہو تو کبھی کراہت پر...... اُن کے "الحاصل" سے کچھ حاصل نہیں کیونکہ جو مستحب ہے وہ مکروہ نہیں اور جو مکروہ ہے وہ مستحب نہیں۔ ایک صاحب نے تقریباً بیس صفحات اس موضوع پر لکھے ہیں، بالآخر پورے مضمون کا نچوڑ آخری سطر میں یوں واضح کرتے ہیں: "سیاہ خضاب کو زیادہ سے زیادہ مکروہ کہا جاسکتا ہے"!!!! تو عرض ہے کہ ممنوعات ومکروہات اگر اس لیے بیان کیے جائیں کہ لوگ انھیں پڑھ کر ان سے اپنا دامن بچائیں گے تو یہ لائق تحسین ہے، لیکن اگر ان کی تبلیغ شروع کردی جائے تو پھر ایسے حضرات کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

وما علینا الا البلاغ





www.tohed.com